ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کی سنٹرل کمیٹی کا اجلاس دستور منظور کر لیا گیا۔

چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ چیئرمین اور پروفیسر چودھری شجاعت علی مجاہد سیکرٹری جنرل ہوں گے۔

لاہور (۱۱ اپریل ۹۹ء) ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کی سنٹرل کمیٹی نے فاؤنڈیشن کے دستور کی منظوری دے دی ہے اور پانچ سال کے لیے عہدہ داروں کا انتخاب کر کے رکن سازی کا آغاز کر دیا ہے۔ سنٹرل کمیٹی کا اجلاس گلبرگ سی میں میاں محمد اویس کی رہائش گاہ پر فاؤنڈیشن کے چیئرمین چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ بائی کورٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں دستوری مسودہ پر تفصیلی بحث و گفتگو کے بعد اس کی منظوری دی گئی۔ دستور کے مطابق ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کے نام سے یہ تنظیم پاکستان، آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات میں مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے کام کرے گی۔ (۱) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانی حقوق کا تعارف اور تحفظ (۲) معاشرہ کے مظلوم طبقات و افراد کی ہر ممکن حمایت و تعاون (۳) نادار اور بے سہارا افراد کی حتی المقدور قانونی، اخلاقی، عملی اور مالی امداد (۴) لوگوں میں اپنے حقوق کے تحفظ اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا شعور بیدار کرنا (۵) اسلام اور پاکستان کے مفاد کے خلاف کام کرنے والے طبقات اور تنظیموں کا تعاقب۔

دستور کے مطابق فاؤنڈیشن اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ان مقاصد کے لیے جدوجہد کے تمام ممکنہ ذرائع اختیار کرے گی اور ضلع اور کارپوریشن کی سطح پر ملک بھر میں فاؤنڈیشن کی شاخیں قائم کی جائیں گی۔ دستور کی منظوری کے بعد پانچ سال کے لیے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا (۱) چیئرمین، چوہدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ لاہور (۲) وائس چیئرمین جناب محمد متین خالد لاہور (۳) وائس چیئرمین، جناب عبدالرشید ارشد، جوہر آباد۔ (۴) سیکرٹری جنرل، پروفیسر چودھری شجاعت علی مجاہد، سیالکوٹ (۵) فنانس سیکرٹری میاں محمد اویس، لاہور (۶) سیکرٹری اطلاعات خالد لطیف گھمن پتو کی جبکہ ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور رابطہ سیکرٹری کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

سنٹرل کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا لاہور میں چند روز بعد "انسانی حقوق اور این جی اوز" کے عنوان سے سیمینار منعقد کر کے فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں کا آغاز کیا جائے گا سنٹرل کمیٹی کے اجلاس کے بعد فاؤنڈیشن کی رکن سازی کا باقاعدہ آغاز کیا گیا اور ممتاز عالم دین مولانا زاہد الراشدی نے فاؤنڈیشن کے پہلے ممبر کے طور پر اپنا نام درج کرایا۔ اجلاس میں مولانا زاہد الراشدی، مولانا سید کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، حافظ شفیق الرحمٰن، پروفیسر طاہر اسلام، نجم الحسن عارف، سیف اللہ خالد، پروفیسر شجاعت علی مجاہد، پروفیسر شاہد کاشمیری، جناب عبدالرشید ارشد، مولانا سیف الدین سیف، میاں محمد اویس، جناب محمد متین خالد، صوفی محمد خان اور دیگر سرکردہ حضرات نے شرکت کی۔

اجلاس میں ایک قرار داد کے ذریعہ کسووہ میں مسلمانوں کے قتل عام اور جلاوطنی کے شدید مذمت کرتے ہوئے اس سلسلہ میں مسلم سربراہ کانفرنس کا ہنگامی اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک اور قرار داد میں اسلام اور پاکستان کے خلاف کام کرنے والی این جی اوز کے خلاف پنجاب حکومت کے اقدامات کی حمایت کرتے ہوئے این جی اوز کی سکریننگ کا کام پورے ملک تک وسیع کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

این جی اومافیا ملک دشمن ہے

پنجاب کے صوبائی وزیر برائے سماجی بہبود پیر سید بنیامین رضوی کی روزنامہ "اوصاف" سے گفتگو

اوصاف:۔ آپ کو این جی او کے حوالے سے ایک خاص شہرت حاصل ہے بہت سی این جی اوز آپ کے خلاف واویلا کررہی ہیں آپ نے کیا دیکھا اور کیوں ایں جی اوز پر پابندیاں لگائیں؟

بنیامین رضوی:۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں میں نے این جی اوز کے بارے میں مکمل انکوائری کرائی اور ایک انکوائری پھر کروائی تو معلوم ہوا کہ یہ این جی اوز جن مقاصد کے لئے بنائی گئی ہیں ان مقاصد کو پس پشت ڈال کر این جی اوز کے لوگ کچھ اور مقاصد کی تکمیل کے لئے سرگرم ہیں جو پاکستان کے لئے انتہائی خطرناک ہیں کیوں کہ جب ہمارے ملک کو بہترین قالین تیار کرنے کی صورت میں پوری دنیا میں شہرت ملی تو انہی این جی اوز نے چائلڈ لیبر کا شور مچایا جس سے ہماری کارپٹ انڈسٹری تباہ ہوئی جس کا خاطر خواہ نقصان اس ملک کو ہوا این جی اوز کی کرتا دھرتا خواتین نے یہ کردار ادا کر کے خود تو دولت سمیٹ لی مگر وطن عزیز کو بے پناہ نقصان پہنچایا۔ اسی طرح "عورت فاؤنڈیشن" نامی ایک این جی او نے لاہور کے فائیو سٹار ہوٹل میں رمضان المبارک کے دوران ایک اجلاس منعقد کیا اس اجلاس میں ۷۰ سے ۸۰ ماڈرن خواتین نے شرکت کی دوپہر کے وقت لنچ پر اجلاس کا ایجنڈا زیر بحث آیا تو یہ طے پایا کہ ایسی فضاء قائم کی جائے کہ پاک فوج کا خاتمہ ہو جائے اس کے علاوہ لوگوں کی ایمان سے دلچسپی کو کمزور کریں چونکہ بنیاد پرستی زیادہ ہو گئی ہے۔ مجھے جب پتا چلا تو میں نے حکومت کو یہ ساری باتیں بتادیں۔

این جی اوز نے ابارشن کرنے والے سیاستدانوں کو گاڑیاں دے رکھی ہیں

لاہور ہی میں عورتوں کی ایک این جی او ایسی ہے جہاں مسلمان لڑکیوں کو تعلیم دی جارہی ہے کہ مرد اور عورت کے تعلقات کے لئے نکاح کی ضرورت نہیں۔

بھائی حامد میر:۔ "اگر آپ نے قلمی جہاد کے ذریعے ان کو نہ روکا تو آنے والے دس سالوں میں ہماری پاکستانیت ختم ہو جائے گی" یہ طریقے ہیں ہمارے سماجی ڈھانچے کو تباہ کرنے کے جس طرح چھوٹے ملکوں کو کنٹرول کرنے کے طریقے ہوتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کا راستہ نہ روکا گیا تو یہ مجرمانہ غفلت ہو گی اور اس کے ذمہ دار سیاست دان ہوں گے۔

میرے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ جب بھی کوئی بیورو کریٹ ریٹائرڈ ہوتا ہے دو چار این جی اوز بنا لیتا ہے بہت سے ایسے سرکاری افسران بھی ہیں جن کی بیگمات این جی اوز چلا رہی ہیں یہ افسران پاکستان کی بجائے این جی اوز کے لئے گرانٹس حاصل کرتے ہیں۔ ایسا ہوا ہے میرے پاس ثبوت موجود ہے میں نے چھ ماہ میں دیکھا کہ بیورو کریٹ اور انکی بیگمات کی کتنی این جی اوز ہیں اس دوران یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک این جی او ایک فیملی پر مشتمل ہے ایسی بہت سی این جی اوز ہیں جنہیں صرف ایک خاندان چلا رہا ہے اسی خاندان کے افراد ڈائریکٹرز ہیں اور انہیں کے رشتہ دار ممبر ہیں میرے خیال میں تو این جی اوز "خاندان پال سکیم" ہیں۔ یہ لوگ دفتر کی تعمیر کے

نام پر بنگلہ تعمیر کرواتے ہیں اوپر کے ایک کمرے میں فوٹو کاپی کی مشین رکھ کر اور ای میل لگا کر ایک نوکر فون پر بٹھا دیا جاتا ہے ڈیڑھ کروڑ کے بنگلے کے بعد سارے خرچے گرانٹ سے پورے ہوتے ہیں۔ ڈائریکٹر کی تنخواہ پچاس ہزار سے ایک لاکھ تک ہوتی ہے بعض این جی اوز میں تو تین لاکھ تک بھی تنخواہ ہے یہ لوگ شاید انسانی فلاح کے لئے پانچ فیصد کام کرتے ہیں مگر ۹۵ فیصد یقینی طور پر اپنی ذات کے لئے کام کرتے ہیں۔

این جی اوز چلانے والی بیگمات ۲۵ ہزار سے ۳ لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ لیتی ہیں

مختلف این جی اوز کے سفارت کاروں سے وسیع رابطے ہیں ان مقاصد کے لئے این جی اوز کی لڑکیاں لابنگ کرتی ہیں ہم بیرونی ممالنوں کے شکر گزار ہیں وہ انسانی فلاح کے لئے پیسہ دیتے ہیں اس کا درست استعمال نہیں ہو رہا۔ ویمن ڈویژن پنجاب میں چھ ہزار این جی اوز رجسٹرڈ ہیں جن میں ۵۲ فیصد مکمل فراڈ ہیں ۴۸ فیصد کو ہم نے ایک ایکسٹو قرار دیا ہے اس کی بھی درجہ بندی ہے

۱۰ فیصد این جی اوز ایسی ہیں جو مکمل طور پر صحیح کام کر رہی ہیں دس فیصد ایسی ہیں جو کچھ کام کرتی ہیں کچھ اپنے مفادات حاصل کرتی ہیں کچھ این جی اوز ایسی ہی جو پیسہ نہ ملنے کے باعث اپنا کام جاری نہ رکھ سکیں۔ جن کا وجود صرف کاغذات پر ہے۔ ۲۵ اپریل ۱۹۹۳ء کے عرصے میں سابق وزیر اعلیٰ میاں منظور وٹو نے لاہور کی این جی اوز کو ڈھائی کروڑ روپیہ دیا منظور وٹو کے بعد عارف نکئی نے ڈیڑھ کروڑ دیا جب یہ انکوائری ہو رہی تھی تو مجھے ایک ایسی این جی او کا پتہ چلا جس کا ایڈریس سیالکوٹ کا تھا۔ ان این جی اوز میں سے کچھ نئی نسل کو تباہ کر رہی ہیں جب کہ کچھ انسانی حقوق کے نام پر بہت بڑا فراڈ کر رہی ہیں میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب کشمیر میں عصمتیں لٹ رہی ہیں بوسنیا میں ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں تو وہاں ان کو انسانی حقوق کیوں یاد نہیں آتے پاکستان میں ورغلا کر کسی بھی کو یہ لوگ گھر سے باہر لے آتے ہیں تو ان کے انسانی حقوق جاگ اٹھتے ہیں یہ لوگ اس خاندان کی عزت سے کھیلتے ہیں اس کا اثر اتنا زیادہ ہوتا ہے اس لڑکی کی باقی بہنوں کا رشتہ قیامت تک نہیں ہوتا اگر یہ تنظیمیں عورتوں کے لئے کام کرتی ہیں تو پھر لڑکی شادی کا فیصلہ اس کے ماں باپ کو بٹھا کر بھی کیا جا سکتا ہے بجائے اس کے بازاروں میں اس کی عزت کو رولا جائے اور پاکستان کو بدنام کیا جائے۔ اب نیر علی دادا کو گرفتار کیا ہے تو پھر این جی اوز نے شور مچانا شروع کر دیا ہے ہم پوچھتے ہیں کہ نیر علی دادا نے اس گنڈیکٹر کو کمپشن سرٹیفکیٹ کیوں جاری کیا بلڈنگ تو اس سرٹیفکیٹ کے بعد ہی ٹیک اور ہوئی جونہی نیر علی ادا کی گرفتاری ہوئی این جی اوز کے انسانی حقوق جاگ اٹھے اگر اس چھت کے نیچے آ کر دو سو آدمی مر جاتے تو یہی این جی اوز خاموش رہتی حالانکہ نیر علی دادا کے ٹھیکیدار کو بھی گرفتار کیا گیا ہے مگر اس کی گرفتاری پر این جی اوز کی خاموشی معنی خیز ہے۔

منظور وٹو نے صرف تین ماہ میں این جی اوز کو اڑھائی کروڑ روپے دے دیئے

ہم نے ایٹمی دھماکہ کیا چونکہ دھماکہ کرنا قومی غیرت کا تقاضا تھا وزیر اعظم نے اس مسئلے پر دانشوروں، ایڈیٹروں سے اور اراکین پارلیمنٹ سے مشورے کئے ان مشوروں کے بعد قومی غیرت کے تقاضوں کے تحت

دھماکے کئے گئے اس سے پیشتر جب بھارت نے دھماکے کئے تو کسی این جی اوز نے دھماکوں کے خلاف مظاہرہ نہ کیا مگر جب پاکستان نے ایٹمی دھماکے کئے تو این جی اوز کو مظاہرہ کرنا یاد آگیا ہم اگر کوئی مجرم گرفتار کریں یا کوئی ایسا سیاستدان جو بدعنوانیوں میں ملوث ہو تو این جی اوز بہت شور مچاتی ہے میں پوچھتا ہوں کہ انہوں نے برائی کے خلاف جہاد کیا ہے

ہمارا عورت کی ترقی پر یقین ہے مگر جو بیوہ عورت دیہات میں ہے تو مجھے صرف یہ بتایا جائے کتنی عورتوں نے وہاں جا کر ان کے سر پر دست شفقت رکھا ہے حالانکہ جب ان کی رجسٹریشن ہوتی ہے تو یہ ان کے منشور میں شامل ہوتا ہے کہ وہ خواتین کی بہبود کے ادارے قائم کریں گی بیوہ عورتوں کی فلاح کے لئے کام کریں گی اور یتیم بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کریں گی مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ این جی اوز یہ سب کچھ نہیں کر رہی ہیں بلکہ این جی اوز سال میں کسی فائیو سٹار ہوٹل میں ایک سیمینار منعقد کرتی ہیں اس میں اپنے یاروں دوستوں کو بلا کر کھانا کھلایا جاتا ہے پھر اس کی ویڈیو باہر بھجوا دی جاتی ہے۔

انہی این جی اوز نے پاکستانی مصنوعات کو بیرونی دنیا میں بدنام کیا دہشت گردی کا واویلا بھی یہی این جی اوز کرتی ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں ملکی سلامتی کے خلاف نہیں کھیلنا چاہئے یہ این جی اوز وارداتوں کی مختلف خبروں کا ترجمہ کر کے اپنے بیرونی آقاؤں کو بھجواتی ہیں چونکہ یہ خبریں اردو اخبارات میں شائع ہوتی ہیں اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرتے وقت یہ لوگ بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں اور حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں ان کا سارا ترجمہ جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے۔

ہم نے ایک این جی اوز ایسی پکڑی ہے جو قرآن کی جگہ زبور کی تعلیم دیتی ہے ان کا قرآن پاک کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ قرآن پاک کو نازل ہوئے چودہ سو سال ہو چکے ہیں اس میں تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ اس طرح پاکستان میں فرقہ واریت دہشت گردی اور مذہبی لڑائیاں بھی این جی اوز کرواتی ہیں یہ این جی اوز راتوں رات ایسے پمفلٹ شائع کر کے شہر میں تقسیم کر دیتی ہے جن سے فرقہ واریت پھیلتی ہے اس طرح مختلف فرقوں کی باہم لڑائی ہو جاتی ہے آپ ان پمفلٹ کو آزمالیں یہ آپ کے شہر میں آب پارہ میں مختلف دکانوں پر پھینکے جائیں گے اس پر عجیب و غریب قسم کا مواد ہوگا، نیچے جعلی نام ہوگا مثلاً "انجمن مہمان پاکستان" یہ سارا کام این جی اوز کر رہی ہیں۔

پنجاب میں چھ سات این جی اوز ایسی ملی ہیں جہاں یہودیوں اور ہندوؤں کا آنا جانا ہے وہ وہاں پر لیکچر دیتے ہیں میں نے ایک این جی او سے کہا کہ آپ سلیبس دکھائیں تو انہوں نے صاف انکار کر دیا جہاں یہ سلیبس پڑھایا جاتا ہے اس عمارت کے گیٹ پر ہوتے ہیں وہاں لڑکیوں نے جینز اور عریاں لباس پہنا ہوتا ہے ان میں کچھ لڑکیاں انگلستان کی ہیں کچھ سری لنکا اور پاکستان کی ہیں۔ پچاس سال میں این جی اوز کو کسی نے ہاتھ نہیں لگایا میں نے ان کے خلاف کاروائی کی تو این جی اوز کے لوگوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو خط لکھا کہ بنیامین رضوی ہم سے زیادتی کر رہا ہے انہوں نے دونوں کو بلالیا مقررہ وقت پر میں وہاں پہنچ گیا وہ قریباً پندرہ افراد تھے ان میں آٹھ عورتیں اور سات مرد تھے میں اکیلا ہی تھا وزیر اعلیٰ پنجاب نے پہلے ان لوگوں کو سنا این جی اوز کے عہدہ داروں نے کہا ہم کام کرتے ہیں آپ کے وزیر نے ہمیں گالیاں دی ہیں اور ہمیں حساب کتاب دینے پر مجبور کیا جا رہا ہے ہم سے ڈونر ایجنسیاں حساب بہت اچھا لیتی ہیں یہ وزیر حساب لینے کے مجاز نہیں ہیں۔ پھر مجھے بولنے کا موقع دیا گیا میں نے کہا یہ لوگ جو

تشریف لائے ہیں اور کام مختلف ہیں عورت فاؤنڈیشن کی مسز نثار احمد بیٹھی ہیں انہوں نے اغراض و مقاصد میں لکھا ہے کہ ہم خواتین کے لئے ادارے بنائیں گے مستحق عورتوں کو وظیفے دیں گے طالبات کو سکالر شپ دیئے جائیں گے جو خواتین اپنے خاوندوں سے تنگ ہیں ان کی مدد کی جائے گی میں ان سے پوچھتا ہوں انہوں نے پاکستان میں یا پھر میرے صوبے پنجاب میں کتنے ادارے بنائے ہیں میرے اس سوال کے جواب میں مسز نثار احمد خاموش رہیں میں نے کہا کہ آپ سیاست نہیں کریں گی آپ خدمت خلق کریں گی آپ نے ایٹمی دھماکوں کے خلاف مظاہرے کئے پھر میں نے مسز نثار احمد سے پوچھا کہ آپ کی تنخواہ کتنی ہے تو وہ تب بھی نہ بولیں اس کے بعد میں نے کہا کہ "عورت فاؤنڈیشن" آٹھ سال پہلے رجسٹرڈ ہوئی تھی اس وقت آپ کے مطابق آپ کی تنخواہ ۲۵۰۰۰ تھی آیا آپ کی تنخواہ ایک لاکھ پچیس ہزار ہے آپ نے قوم کو کیا دیا ہے پھر آپ کا موقف ہے کہ واپڈا اور دوسرے اداروں میں فوج کیوں آئی ہے آپ یہ بتائیں کہ ایسا موقف اختیار کرنا سماجی خدمت ہے؟ میں کہتا ہوں اگر آپ کو سیاست کا شوق ہے تو آپ سیاسی جماعت جوائین کریں۔ پھر میں نے سوال کیا کہ ہم جب بھی کوئی سیاسی بد عنوان گرفتار کرتے ہیں تو آپ کس کے حق میں میدان میں آجاتے ہیں کتنی لڑکیاں ایسی ہیں جن کو جہیز نہ لانے کے باعث قتل کر دیا گیا آپ نے ان کے لئے کیا کیا جو چولے بھٹتے ہیں عورتیں خود کشی کرتی ہیں یا گھریلو ریپ ہوتے ہیں تو پھر آپ مظاہرے کیوں نہیں کرتیں اس کے جواب میں ان کے پاس خاموشی کے سوا کچھ نہیں تھا یہ سارا کام لاہور، کراچی اور اسلام آباد میں ہو رہا ہے ان این جی اوز کے عزائم خطرناک ہیں یہ بیرونی ایجنڈے پر کام کرتی ہیں قومی خدمت کے نام پر این جی اوز کے لوگ اپنی ذات کے لئے کام کرتے ہیں ان کا نیٹ ورک بہت مضبوط ہے ان کے سیاستدانوں اور ذرائع ابلاغ میں رابطے ہیں بعض سیاست دان اور ذرائع ابلاغ میں رابطے ہیں بعض سیاست دانوں اور ذرائع ابلاغ کے لوگ ان این جی اوز سے مستفید ہوتے ہیں۔ این جی اوز نے بعض سیاست دانوں کو بڑی گاڑیاں دے رکھی ہیں لابنگ کرنے والوں کو یہ این جی اوز ورلڈ ٹور کرواتی ہیں میں ایسی شخصیات ثابت کر سکتا ہوں جو این جی اوز کے ٹکٹ پر ورلڈ ٹور کر چکی ہیں این جی اوز کے مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی میں رابطے ہیں یہ دونوں کو بلیک میل کرتی ہے این جی اوز پاکستان سے مخلص نہیں ہیں۔ جو بیوروکریٹ ریٹائرڈ ہوتا ہے تو وہ چار این جی اوز بنا لیتا ہے سابقہ دور حکومت میں ڈاکٹر شیر افگن نے ایک نیکی کا کام کیا تھا انہوں نے ایک بل پیش کیا تھا کہ این جی اوز فارن ایڈ سٹیٹ بنک کے بغیر نہیں نکلوا سکیں گی مگر اس بل کو این جی اوز کے طاقتور کرداروں نے سٹیٹ میں رکوا دیا اس وقت پنجاب میں سماجی بہبود کے تحت ویمن ڈویژن میں چھ ہزار این جی اوز رجسٹرڈ ہیں پہلی این جی او ۱۹۲۳ء میں رجسٹرڈ ہوئی جبکہ آخری ۲۸ نومبر ۱۹۹۸ء کو رجسٹرڈ ہوئی پنجاب ہی میں ۳۰ ہزار این جی اوز پنجاب کے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے تحت رجسٹرڈ ہیں پانچ ہزار چار سو پاپولیشن کے تحت رجسٹرڈ ہیں اس طرح پانچ محکموں کے تحت ۴۵ ہزار این جی اوز صرف پنجاب میں رجسٹرڈ ہیں پنجاب حکومت نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا چیئرمین مجھے بنایا گیا ہے اس میں باقی محکموں کے سیکرٹریز بھی شامل ہیں ہمیں ان این جی اوز پر ۳۱ مارچ تک کام مکمل کرنا ہے پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے ایجوکیشن فاؤنڈیشن قائم کی اور اس وقت اعلان کیا گیا کہ جو این جی اوز کام کرنا چاہتی ہیں ہم انہیں ۲۷ فیصد پیسہ دیں گے ۳۳ فیصد ان کا اپنا ہوگا۔

۱۹۹۲ء میں سے ۹۵ فیصد این جی اوز نے ہڑپ کیا اس دوران این جی اوز کے لوگوں نے ذاتی بنگلے بنائے دس

کروڑ کا سیدھا فنڈ ہے ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت لیا گیا قرضہ بھی این جی اوز نے واپس نہیں کیا۔ پنجاب میں چھے ہزار میں سے ۵۲ فی صد این جی اوز جعلی ہیں باقی کو ہم نے کہا ہے کہ کام کرنا چاہتے ہیں تو نئے عزم کے ساتھ کے ساتھ آئیں اب ویسے بھی "انڈرٹو نامبر یلا" رجسٹریشن ہو کیونکہ سماجی بہبود کا نیٹ ورک تو تحصیل لیول تک ہے مگر انڈسٹریز کا نیٹ ورک نہیں اس لیے این جی اوز کی رجسٹریشن کو ایک جگہ کر دیا گیا ہے۔ جو این جی اوز خورد میں ملوث ہیں ان سب کے خلاف ایف آئی آر کٹے گی اور ان کے چلانے والوں کو انشاء اللہ ہم گرفتار کریں گے۔ یہاں پر ایک بات واضح کرتا چلوں کہ یہ زیادہ تر بیرونی امداد سے چلتی ہیں اور یہ فارن فنڈڈ این جی اوز قانوناً ہمیں حساب دینے کی پابند ہیں ہم انہیں چھے مہینے تک قید کر سکتے ہیں۔

انسانی حقوق اور برطانیہ چائلڈ لیبر کے خاتمے کا داعی برطانیہ ۲۰ لاکھ بچوں سے مشقت لے رہا ہے

برطانیہ میں ۱۰ سے ۱۶ سال تک کی عمر کے بچوں کی تعداد ۲۰ لاکھ تک پہنچ گئی ہے جو برطانیہ میں اپنا پیٹ پالنے کے لئے مزدوری میں مصروف ہیں اے ایف پی کی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ جو چائلڈ لیبر کا بڑا مخالف ہے اور اس نے چائلڈ لیبر سے تیار ہونے والی تیسری دنیا کی مصنوعات کا امریکہ کے ساتھ مل کر بائیکاٹ کر رکھا ہے وہاں اس وقت غیر قانونی طور پر ۲۰ لاکھ بچے مزدوری پر مجبور ہیں اور غیر قانونی کارکن ہونے کی وجہ سے ان بچوں کو لیبر لاز کے تحت حاصل مراعات سے بھی محروم رکھا جاتا ہے بچوں کی بہبود کے لئے کام کرنے والے برطانوی فلاحی اداروں نے حکومت سے اس ضمن میں سخت اقدامات کی اپیل کی ہے۔

انسانی حقوق اور امریکہ: امریکی جیلوں میں تلاشی کے نام پر خواتین سے زیادتی کی جاتی ہے
انسانی حقوق کے حوالے سے امریکہ نے دوہرا معیار اختیار کر رکھا ہے (ایمنسٹی)

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے امریکی جیلوں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور بے حرمتی کی مذمت کرتے ہوئے گزشتہ دنوں جاری کی جانے والی اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ امریکہ میں تلاشی کے نام پر قیدی خواتین سے زیادتی کی جاتی ہے جب کہ زچگی کے دنوں میں بھی انہیں ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے آزاد نہیں کیا جاتا۔ ایمنسٹی نے اپنی ایک دوسری رپورٹ میں کہا ہے انسانی حقوق کے بارے میں امریکہ نے دوہرا معیار اختیار کر رکھا ہے عالمی سطح پر امریکہ انسانی حقوق کے سلسلے میں کئی حکومتیں اور ممالک کو مورد الزام ٹھہراتا ہے لیکن اپنے اندرونی حقائق سے چشم پوشی کر رہا ہے رپورٹ کے مطابق امریکہ نے ۱۹۰ ممالک پر انسانی حقوق کی پامالی کا الزام لگایا ہے جبکہ اس کے اپنے شہروں اور ریاستوں میں بکثرت انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں جس پر اس نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انسانی حقوق کے بارے میں امریکہ کا ریکارڈ بد ترین ہے اور اس کا شمار انسانی حقوق کی خطرناک صورتحال والے اولین چھ ملکوں میں ہوتا ہے۔